© rasailojaraid.com



عبداللطیف خالد چیمہ

# 7 ستمبر یوم تحفظ ختمِ نبوت (یومِ قراردادِ اقلیت)

انتالیس سال قبل 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے آئین میں ترمیم کر کے لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور یوں مرزائی ملک کی ساتویں غیر مسلم اقلیت کے طور پر شمار ہونے لگے، الحمدللہ! مجلس احرارِ اسلام نے 7 ستمبر کو یادگار دِن کے طور پر منانے کا آغاز عرصۂ دراز پہلے کیا۔ اب یہ سلسلہ نہ صرف ملک بھر میں پھیل چکا ہے بلکہ برطانیہ سمیت دنیا کے کئی ممالک میں مسلمان 7 ستمبر 1974ء کو ’’یومِ تحفظِ ختمِ نبوت‘‘ کے طور پر مناتے ہیں۔

7 ستمبر 1974ء کو یہ فیصلہ ہوا تو پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم قائد ایوان (وزیر اعظم) تھے انہوں نے قومی اسمبلی میں قراردادِ اقلیت کی منظوری کے بعد کم وبیش 27 منٹ کی جو تقریر کی اُس میں کہا کہ:

’’میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا، اِس معاملہ کے بارے میں میرے جو احساسات تھے میں انہیں بیان کر چکا ہوں۔ میں ایک بار پھر دہراتا ہوں کہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے، یہ ایک فیصلہ ہے جو ہمارے عقائد سے متعلق ہے اور یہ فیصلہ پورے ایوان کا فیصلہ ہے اور پوری قوم کا فیصلہ ہے، یہ فیصلہ عوامی خواہشات کے مطابق ہے، میرے خیال میں یہ انسانی طاقت سے باہر تھا کہ یہ ایوان اس سے بہتر کچھ فیصلہ کرسکتا اور میرے خیال میں یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ اس مسئلہ کو دوامی طور پر حل کرنے کے لیے موجودہ فیصلے سے کم کوئی اور فیصلہ ہوسکتا تھا‘‘ (قومی اسمبلی میں فیصلے کے بعد بھٹو مرحوم کی تقریر سے اقتباس) پیپلز پارٹی سمیت تمام سیاسی جماعتوں اور مقتدر حلقوں کو قومی اسمبلی کے فیصلے اور بھٹو مرحوم کی تقریر کے مندرجات غور سے پڑھ لینے چاہئیں اور قادیانیت نوازی ترک کر دینی چاہیے۔

7 ستمبر کے حوالے سے مجلس احرارِ اسلام کی جملہ ماتحت شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس دن کو ’’یومِ تحفظ ختمِ نبوت‘‘ کے طور پر منانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں اور احرار کی پرانی روایات کے مطابق تمام مکاتب فکر کو یکجا کر کے موجودہ حالات میں بڑھتی ہوئی قادیانی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کرنے کی بنیادی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں۔

## اِسلامی نظریاتی کونسل کا کردار:

قیام پاکستان کے بعد اِس کے اسلامی ونظریاتی تشخص کے حوالے سے قراردادِ مقاصد اور تمام مکاتب فکر کے متفقہ



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



تئیس نکات کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ بعد ازاں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں 1973ء کا متفقہ آئین منظور و نافذ ہُوا تو اس کے حصہ نہم میں آرٹیکل 227 سے 231 تک ملک میں اسلامائزیشن کے حوالے سے اسلامی نظریاتی کونسل اور اس کے طریق کار کے متعلق صراحت سے ذکر کر دیا گیا تھا، بھٹو مرحوم کے دور میں اسلامی نظریاتی کونسل نے بڑی بھرپور رپورٹس مرتب کر کے حکومت کو پیش کیں جن میں ملک میں اسلامائزیشن اور اس کے عملی طریق کار کو بیس سال کے اندر نافذ العمل کرنے کی وضاحت بھی کی۔ (بحوالہ عقیل انجم)

24 جولائی 1979ء کو صدر ضیاء الحق مرحوم نے اسلامی نظریاتی کونسل کو ہدایت دی کہ وہ پاکستان میں رائج نظام کے جواز کا شرعی نقطۂ نظر سے جائزہ لے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک رپورٹ 79-1978ء میں بھی مرتب کی جو اسلامی نظام حکومت کے حوالے سے تھی تاہم نواز شریف حکومت کے خاتمے (1999ء) کے بعد پرویز مشرف کی ترجیحات مختلف رہیں۔

1973ء کے دستور کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کا آئینی کردار یہ ہے کہ وہ اپنی سفارشات پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کو ان کی درخواست پر بھیجے جن پر عمل کر کے ایک مسلمان اپنی ذاتی و اجتماعی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزار سکے، اپنے اپنے ادوار کے فرق کے ساتھ اسلامی نظریاتی کونسل روٹین ورک کے طور پر یہ کام کرتی رہی، ارتداد کی شرعی سزا کی سفارش سمیت اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک حد تک اپنا کام کیا لیکن ماضی کے حکمرانوں نے اِسے نہ تو درخورِ اعتنا سمجھا اور نہ ہی دستور میں نظریاتی کونسل کے کردار کو آگے بڑھنے دیا۔ اب جبکہ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا محمد خان شیرانی اس کے چیئرمین ہیں تو کچھ امید سی بندھی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل اپنے آئینی کردار کی طرف بڑھے گی۔ اِس ضمن میں جمعیت علماء اسلام (ف) کے امیر مولانا فضل الرحمٰن کا ایک بیان شائع ہُوا ہے جس کا ہم خیر مقدم بھی کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا محمد خان شیرانی مرتد کی شرعی سزا سمیت نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے، مولانا فضل الرحمٰن کا بیان ملاحظہ فرمائیں:

''اسلام آباد (وقائع نگار) جمعیت علماء اسلام ف کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے حوالے سے وزیر اعظم نواز شریف سے اتفاق رائے کے بعد پیش رفت ہوئی ہے اور حکومت نے پارلیمنٹ میں سفارشات لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام سے مذہبی حلقہ کی تشفی ہوگی۔ ترجمان جان اچکزئی کی جانب سے جاری بیان کے مطابق مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ تقریباً 40 سال سے آئینی ادارے کی سفارشات سرد خانے میں پڑی تھیں اور کوئی بھی حکومت اس بات کے لیے تیار نہیں تھی کہ من و عن عمل درآمد نہ صحیح، سفارشات کی روشنی ہی میں قانون سازی کرتی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل آئین کا حصہ ہے جو مختلف قوانین کو قرآن وسنت کے



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



مطابق ڈھالنے کے لیے سفارشات مرتب کرتی ہے اور اس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے سکالرز اور علماء موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جے یو آئی نے برسوں اس بات کے لیے جدوجہد کی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو تسلیم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی حکومت میں بھی جب ہماری توقعات پوری نہ ہوئیں تو ہم الگ ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ سفارشات پر عمل درآمد سے نوجوان مذہبی حلقے کی اُمنگوں کو پورا کرنے میں مدد ملے گی''

(روزنامہ ''دنیا'' لاہور 18 جولائی 2013)

**قائدِ احرار کی علالت، دعائے صحت کی درخواست:**

قائد احرار، ابنِ امیر شریعت، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ گزشتہ دو ماہ سے علیل ہیں۔ ضعف و اضمحلال زیادہ ہونے کی وجہ سے تمام سرگرمیاں معطل ہو کر رہ گئی ہیں، ان دنوں ملتان گھر پر ہی قیام ہے۔ علاج سے افاقہ ہوا ہے اور الحمدللہ صحت بحال ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہم پر سلامت رکھے۔ آمین

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ دعائے صحت کا اہتمام فرمائیں۔

**مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری کا انتقال:**

ماھنامہ ''مسیحائی'' کراچی کے مدیر اور ممتاز قلمکار مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری 29۔مئی 2013ء کو کراچی میں انتقال فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحوم علمی خانوادے کے چشم و چراغ تھے، حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن مدظلہ العالی (کراچی) سے بیعت کا تعلق تھا، نامساعد حالات اور پیرانہ سالی و علالت کے باوجود ہر دم کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کے قائل تھے، تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت پر ''مسیحائی'' کے ضخیم نمبر شائع کیے، کبھی ہسپتال کبھی گھر مگر ہمت نہیں ہاری انتقال سے کچھ دن پہلے آخری مرتبہ ان کا فون آیا تو آخری گفتگو یہ ہوئی کہ ''مسیحائی'' کا ختم نبوت نمبر دوبارہ شائع کر دیا جائے تو کیسا رہے گا؟ ہم مرحوم کے داماد جناب فرخ انصاری اور دیگر لواحقین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو قبولیت سے نوازیں اور سیّات سے درگزر فرمائیں، آمین ثم آمین۔

© rasailojaraid.com